بسم اللہ الرحمن الرحیم

سجدہ سہو کے مسائل میں منافی نماز کی وضاحت

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ فقہی مسئلہ بیان کیا جاتا ہے کہ : "اگر نماز میں سجدہ سہو واجب ہوا، اور بھولے سے سجدہ سہو نہ کیا، پھر بعد سلام یاد آیا، تو حکم یہ ہے کہ اگر منافی نماز کوئی کام نہیں کیا، تو اب سجدہ سہو کرلے ۔ "اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ یہاں منافی نماز سے کیا مراد ہے ؟ براہ کرم تفصیلی جواب عنایت فرمائیں ۔

جواب

منافی نماز کام سے مراد یہاں وہ کام ہے ، جس کی وجہ سے بنا (یعنی نماز کو اسی جگہ سے دوبارہ جاری رکھنا) نہ ہو سکے ، مثلاً : سلام پھیرنے کے بعد بات چیت کرنا ، قہقہہ لگانا ، جان بوجھ کر حدث طاری کرنا ، مسجد سے نکل جانا اور سجدہ سہو یاد ہوتے ہوئے قبلہ سے چہرہ پھیر لینا وغیرہ ۔ ردالمحتار میں ہے ”ان السجود لا یسقط بالسلام ولو عمدا، الا اذا فعل فعلا یمنعه من البناء بان تکلم او قهقهة او احدث عمدا او خرج من المسجد او صرف وجهه عن القبلة وهو ذاکر له، لانه فات محله وهو تحریمة الصلاۃ“ ترجمہ : سلام پھیرنے سے سجدہ سہو ساقط نہیں ہوتا ، اگرچہ جان بوجھ کر سلام پھیرا ہو ، ہاں جب سلام کے بعد ایسا کوئی فعل کیا جو نماز کی بنا کے منافی ہو مثلا بات چیت کرلی ہو ، یا قہقہہ لگایا ہو یا جان بوجھ کر حدث طاری کیا ہو یا مسجد سے نکل گیا ہو یا سجدہ سہو یاد ہوتے ہوئے قبلہ سے چہرہ کو پھیر لیا ہو تو پھر سجدہ سہو نہیں کرسکتا ، کیونکہ ان صورتوں میں سجدہ سہو کا محل فوت ہوگیا ۔ (ردالمحتار ، جلد 2 ، صفحہ 674 ، مطبوعہ : کوئٹہ)

صدرالشریعہ ، بدرالطریقہ ، مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں : ”جس پر سجدہ سہو واجب ہے ، اگر سہو ہونا یاد نہ تھا اور بہ نیت قطع سلام پھیر دیا تو ابھی نماز سے باہر نہ ہوا بشرطیکہ سجدہ سہو کرلے ، لہٰذا جب تک کلام یا حدث عمد یا مسجد سے خروج یا اور کوئی فعل منافی نماز نہ کیا ہو اسے حکم ہے کہ سجدہ سہو کرلے ۔ “ (بہار شریعت ، جلد 1 ، حصہ 4 ، صفحہ 717 ، مکتبۃ المدینہ ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مولانا اعظم عطاری مدنی

فتوی نمبر : WAT-5332

تاریخ اجراء : 14 ربیع الاول 1448ھ / 28 اگست 2026ء